السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کوئی انسان اپنی پدری بہن کی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے، اگر نہیں کرسکتا تو اس کی کیا دلیل ہے، وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم نے محرمات کو تفصیل سے بیان کیا ہے، ان میں کچھ خونی رشتے ہیں اور کچھ سسرالی، جبکہ کچھ رشتے دوھ پینے سے حرام ہوجاتے ہیں۔ جو رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں ان میں ایک بہن کی بیٹی بھی ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ’’تم پر تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، خالائیں، بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں حرام ہیں۔‘‘[1]

اس آیت کریمہ میں ’’ بنت الاخت ‘‘بہن کی بیٹیاں عام ہیں، خواہ حقیقی بہن کی بیٹیاں ہوں یا پدری یا مادری بہن کی بیٹیاں ہوں۔ لہٰذا ہمارے رجحان کے مطابق مطلق طور پر بھانجی حرام ہے خواہ وہ حقیقی بہن کی بیٹی ہو، یا پدری بہن کی یا مادری بہن کی، اس میں خصوصیت کی کوئی دلیل نہیں لہٰذا اسے عموم پر ہی رکھا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

---

[1] النساء: ۲۳۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:346

محدث فتویٰ